© rasailojaraid.com

آزاد ہندوستان میں عربی زبان وادب ڈاکٹر محمد ارشاد ندوی نوگانوی

ملنے کا پتا: اولڈ کیمیو مشین فیکٹری، محلّہ لال مسجد، رام پور، یوپی، ۲۰۰۹ء، صفحات: ۵۲۷، قیمت -/۵۰۰ روپے

عربی زبان دنیا کی قدیم زبانوں میں سے ہے اور عرب و ہند کے مابین تعلقات زمانۂ قدیم سے قائم ہیں۔ ہندوستان پر مسلمانوں نے طویل عرصہ تک حکومت کی ہے۔ تاریخ کے ان تمام ادوار میں بے شمار علماء و ادبا گذرے ہیں، جنھوں نے عربی زبان و ادب کی، مختلف زاویوں سے خدمات انجام دی ہیں اور سرزمین ہند کو مختلف علوم وفنون سے منوّر کیا ہے۔ زیر تبصرہ کتاب ان خدمات کے جائزہ پر مشتمل ہے جو آزادی کے بعد عربی زبان وادب سے متعلق یہاں کے علماء وفضلاء نے انجام دی ہیں۔

یہ کتاب چھ ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلا باب 'عربوں کی ہندوستان آمد۔ تہذیبی اور تمدنی اختلاط' کے عنوان سے ہے۔ دوسرے باب (عہد مغلیہ ۱۵۲۵- ۱۷۰۷ء) میں اس دور کے چند اہم عربی ادبا وفضلاء کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ تیسرے باب کا عنوان ہے: 'انگریزوں کے دور حکومت میں ہندوستان میں عربی زبان وادب'۔ اس دور کے حوالے سے بھی چند مشہور ادبا کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ چوتھے باب میں 'بیسویں صدی کے نصف اول میں ہندوستان میں عربی زبان وادب' کے ارتقاء کا جائزہ لیا گیا ہے۔ پانچواں باب، جو کتاب کا اصل موضوع ہے، اس میں 'آزاد ہندوستان میں عربی زبان وادب' کے ارتقاء سے بحث کی گئی ہے۔ اس میں ایک سو چھتر علماء وفضلاء کے تذکرے ہیں، جنھوں نے کسی نہ کسی پہلو سے عربی زبان وادب کی خدمت انجام دی ہے۔ آخر میں 'حاصل مطالعہ' کے عنوان سے پوری کتاب کا خلاصہ بیان کردیا گیا ہے۔ شخصیات کے تذکرے کے ساتھ علمی سلسلوں کے عنوان سے دینی مدارس، عربی مجلّات، عربی ناشرینِ کتب یا ایسے اداروں کا ذکر کیا گیا جو خاص طور سے عربی زبان وادب کی ترویج واشاعت میں مصروف ہیں۔ اس طرح یہ کتاب عربی زبان وادب کے سلسلے میں ہندوستانی علماء کی خدمات پر ایک دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے۔

یہ کتاب فاضل مصنف کا وہ تحقیقی مقالہ ہے جس پر انھیں لکھنؤ یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری تفویض کی گئی ہے۔ یہ کام انھوں نے پروفیسر شاہ عبدالسلام کی نگرانی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میں انجام دیا ہے۔ اس کی اشاعت فخرالدین علی احمد میموریل کمیٹی حکومت اترپردیش کے مالی تعاون سے ہوئی ہے۔

کتاب میں اگرچہ تمام قابلِ ذکر علماء، ادبا اور فضلاء کے تذکروں کو شامل کرنے کی کوشش کی گئی ہے، مگر پھر بھی بہت سے مشہور فضلاء و ادباء کا نام آنے سے رہ گیا ہے، جیسے علامہ عبیداللہ رحمانی مبارک پوریؒ صاحب مرعاۃ المفاتیح، مولانا صفی الرحمان مبارک پوریؒ صاحب الرحیق المختوم، مولانا مختار احمد ندوی اور مولانا عبدالعلی ازہری مئوی، جن کی عربی زبان وادب میں بیش قیمت خدمات ہیں۔ اسی طرح ناشرین کتب عربی میں الدار السّلفیہ ممبئی اور مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز نئی دہلی کا ذکر آنے سے رہ گیا ہے۔ الدارالسّلفیہ نے ۵۰ عربی کتب اور تقریباً ڈیڑھ سو عربی کتب کے ترجمے شائع کیے ہیں اور مرکزی مکتبہ اسلامی نے بھی متعدد وقیع عربی کتب کے ترجمے شائع کیے ہیں۔

مصنف نے زندہ شخصیات کے علمی کاموں کے تذکرہ میں ڈاکٹر حبیب اللہ خاں کی عربی تصنیف **الترجمة العربية فی الهند بعد الاستقلال** سے کافی استفادہ کیا ہے۔ یہ کتاب ۱۹۹۷ء میں شائع ہوئی تھی۔ اس کے بعد ایک دہائی سے زائد عرصہ میں ان شخصیات نے جو علمی کام کیے ہیں ان کا مصنف نے کچھ بھی اضافہ نہیں کیا ہے۔ متعدد اصحاب علم، جن کی وفات گزشتہ صدی کی چھٹی دہائی میں ہوگئی تھی، مثلاً مولانا سید سلیمان ندوی (م۱۹۵۳ء) ، مولانا مسعود عالم ندوی (م۱۹۵۴ء) ، مولانا عبدالسلام ندوی (م۱۹۵۶ء)، مولانا اعزاز علی امروہوی (م۱۹۵۴ء)، مولانا حسین احمد مدنی (م۱۹۵۷ء)، مولانا ابوالکلام آزاد (م۱۹۵۸ء) وغیرہ، ان کا سارا علمی کام آزادی سے پہلے کا ہے، لیکن مصنف نے ان کا تذکرہ 'آزاد ہندوستان میں عربی زبان وادب' کے ذیل میں کیا ہے، بلکہ غلطی سے آزادئ ملک سے قبل یا اس کے فوراً بعد وفات پا جانے والی بعض شخصیات مثلاً مولانا عبداللہ عمادی (م۱۹۴۶ء) اور مولانا ثناء اللہ امرتسری (م۱۵/ مارچ ۱۹۴۸ء) کا تذکرہ بھی اسی باب میں کردیا ہے۔

مجموعی طور پر یہ کتاب افادیت کی حامل اور قابلِ مطالعہ ہے، خصوصاً نوجوان نسل کے لیے گائڈ بک کی حیثیت رکھتی ہے۔ (محمد جرجیس کریمی)

© rasailojaraid.com